شب برات کا حلوا

قسط نمبر 1 — تحریر: سیدنا محدث اعظم پاکستان قدس سرہ العزیز

سوال:۔کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ شبرات کو حلوا پکانا حرام ہے یا جائز؟ وہابی عموماً اس کو ناجائز وحرام بتاتے ہیں اور تاریخ معین کرنے پر وہابی اعتراض کرتے ہیں

الجواب:۔ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ۔ حلوا ایک پاکیزہ، مقوی، فرحت دینے والا، برکت والا کھانا ہے، پاکیزہ چیزوں اور پاکیزہ کھانوں کو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے حلال فرمایا۔ قرآن پاک میں ہے:

يَسْئَلُوْنَكَ مَاذَا اُحِلَّ لَهُمْ قُلْ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ

ترجمہ: اے محبوب تم سے پوچھتے ہیں کہ ان کے لئے کیا حلال ہوا تم فرمادو کہ حلال کی گئیں تمہارے لئے پاکیزہ چیزیں۔

(المائدہ، آیت نمبر 4)

تو اللہ تعالیٰ نے پاکیزہ کھانوں کو مطلقاً حلال فرمایا ہے خواہ کسی زمانہ میں پکائے جائیں، دن کو یا رات کو رمضان یا غیر رمضان میں عید یا رجب میں محرم یا شعبان میں شب برات یا شب قدر میں۔ جس طرح اور پاکیزہ کھانے ہمیشہ حلال ہیں، حلوا بھی جائز ہے۔ قرآن وحدیث میں کہیں نہیں فرمایا کہ حلوا پکانا اور دنوں، راتوں میں تو حلال وجائز ہے اور شب برات کو حرام ہے جو لوگ شب برات کو حلوا پکانا حرام کہتے ہیں وہ سراسر جھوٹ بولتے ہیں اور قرآن وحدیث کے بالکل خلاف کہتے ہیں جس چیز کو اللہ عزوجل نے ہمارے لئے مطلقاً حلال فرمایا اور حضور نبی کریم ﷺ نے جائز ومباح قرار دیا وہ کون مسلمان ہے جو اس میں اپنی طرف سے تخصیص کر کے اللہ تبارک وتعالیٰ کے حکم کو بدلے اور انصاف کا خون کر کے ایک وقت میں اس چیز کو جائز کہے اور دوسرے وقت میں اپنی طرف سے اس کو ناجائز بتائے۔ وہابی شب برات کو حلوہ پکانے کو حرام بتا کر اپنی نئی شریعت گڑھتا ہے اور مخلوق خدا کو اپنے من گھڑت راستہ پر لے جانا چاہتا ہے۔

انصاف اور غور سے دیکھو قرآن پاک کا ارشاد ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَاشْكُرُوْا لِلّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ۔

ترجمہ: اے ایمان والو ہماری دی ہوئی پاکیزہ چیزوں سے کھاؤ اور اللہ کا شکر کرو اگر تم اسی کی عبادت کرتے ہو۔ (البقرہ، آیت:۱۷۲)

دیکھیے اس آیت کریمہ میں بھی مطلقاً پاکیزہ چیزوں مثلاً گوشت، روٹی، دال، پلاؤ، نمکین، میٹھا حلوا وغیرہ کے کھانے کا حکم فرمایا خواہ شب برات کے موقع پر ہو خواہ دوسرے اوقات میں، ایمان والے قرآن پاک کے ارشاد کے مطابق شب برات اور دوسرے اوقات میں بھی پاکیزہ کھانے حلوا وغیرہ تیار کرتے ہیں اور کھاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں۔ وہابی لوگ نعمت کے دشمن ہیں۔ اللہ کی دی ہوئی پاکیزہ میٹھی چیزوں کو شب برات میں نہیں کھاتے اور پکانا حرام جانتے ہیں۔ وہابی ان پاکیزہ چیزوں کو پکانے کھانے کی بجائے حرام کہتے ہیں اور شکر کی بجائے انکار نعمت اور ناشکری کا طوق اپنے گلوں میں ڈالتے ہیں۔ وہابی لوگ اس پاکیزہ نعمت کو حرام بتا کر قرآن پاک کی کھلی مخالفت کرتے ہیں۔ انصاف

کرتے جاؤ اور وہابیوں کی شریعت مطہرہ پر افتراء پردازی، کذب بیانی کو بھی دیکھتے جاؤ۔ قرآن پاک کا ارشاد ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ

ترجمہ: اے ایمان والوں اپنی کمائی سے پاکیزہ چیزوں سے خرچ کرو۔ (البقرہ، آیت نمبر: ۲۶۷)

اس آیت کریمہ کے موافق ایمان والے شب برات وعید وربیع الاول شریف ورجب ومحرم وربیع الآخر شریف ودیگر اوقات مبارکہ میں اپنی کمائی سے اپنے مال سے پاکیزہ کھانے حلوہ وغیرہ تیار کر کے خود کھاتے ہیں اور اپنے عزیز واقارب دوست احباب کو فقیروں محتاجوں، مسکینوں کو بھی کھلاتے ہیں اور دربارِ الٰہی میں ثواب عظیم کے مستحق ہوتے ہیں اور وہابی بیچارے عقل کے دشمن شب برات، عید، ربیع الاول، ربیع الآخر، محرم ودیگر اوقات مبارکہ میں خصوصاً قرآن وحدیث کے خلاف اپنی ناپاک کمائی سے بدعت، کفر، شرک کے جھوٹے فتوے تیار کرتے ہیں اور مبارک وقتوں میں پاکیزہ کھانے تقسیم کرنے کی بجائے اپنی کمائی ہوئی بدعت وکفر کو تقسیم کرتے رہتے ہیں۔ یہ ہے اس زمانہ کے وہابیوں کا حال کہ سال بھر تو اپنے خزانے میں بدعت وشرک کو کما کر جمع کرتے رہے اور مبارک وقتوں میں اپنے جھوٹے اور غلط فتووں کی اشاعت شروع کردی۔ وہابی کو اگر اللہ اور رسول کی محبت ہوتی، وہابی اگر قرآن وحدیث کے احکام کی قدر کرتے تو ان کو اوقات مبارکہ میں امور خیر میں پاکیزہ چیزوں کے خرچ کرنے کی توفیق ہوتی۔ وہابی، بھلا مبارک اوقات میں اپنا مال کیا خرچ کرے گا؟ وہابی نے اپنا مال امور خیر میں خرچ کرنے کا مسئلہ پڑھا ہی نہیں۔ وہابی ملا نے یا تو کھانے کے مسئلے پڑھے ہیں یا وصول کرنے کے کرتب سیکھے ہیں۔ اسی لئے جن صورتوں میں مال خرچ کرنا پڑتا ہے وہ وہابی کے یہاں بدعت ہے۔

گیارہویں شریف، محفل میلاد شریف جلسہ رجبی، محرم میں دودھ، شربت، پانی کی سبیلیں، فاتحہ، شب برات کا حلوا، عید کی سویاں عاشورا کا کھچڑا، عرس بزرگان دین، مجلس بسم اللہ وختم تراویح یہ سب وہابی کے نزدیک بدعت ہے۔ اس لئے کہ ان میں وہابی کو خرچ کرنا پڑتا ہے یہ تو وہابی کی بدعت کا رخ ہے اب وہابی کا دوسرا رخ وصول کرنے کا دیکھو۔ وہابی کے نزدیک چندہ وصول کرنے کے اشتہار جائز، چندہ وصول کرنے کے جلسے جائز، ان جلسوں کی تاریخ معین کرنا جائز، مالداروں کے گھروں میں ان کے دروازوں پر کھڑے ہوکر ان کی دوکانوں پر جا کر وہابی مولوی خدا کے واسطے دے کر عاجزی کر کے گڑگڑا کر اشتہار دکھا کر ایک آنہ فنڈ یا دو آنہ فنڈ جو کچھ ہوسکے بندوں سے سوال کرتے ہیں، مخلوق سے مانگتے ہیں۔ گاندھی کے ذکر کی مجلس بعض وہابی کرتے ہیں۔ کانگرس کے جلسوں میں وہابی کے نزدیک سبیلیں لگانا درست اور وہابی مولویوں اور کانگریسی ہندوؤں کے واسطے حلوا پکانا، سویاں تیار کرنا، ہندوؤں کے کفری تہوار کی پوریاں کھلیں کھانا یہ سب کچھ وہابی کے نزدیک جائز یہاں وہابی کو کسی صورت میں دن رات میں تاریخ معین کرنے میں کھانا معین کرنے میں کبھی بدعت نہیں سوجھتی اس لئے کہ ان صورتوں میں وہابی کو وصولیابی ہوتی ہے، بعض وہابی شب برات کے حلوے کو بدعت و شرک تو کہتے ہیں مگر ان کو شب برات کا حلوا کھانے کی محبت ورغبت بہت ہوتی ہے اگر مل جائے تو بے صبر ہوکر جلدی سے بغیر بسم اللہ پڑھے حلق تک کھالینگے اور طباق کے طباق اڑا جائیں گے اور اگر محرم کی سبیل کا ٹھنڈا شیریں شربت وہابی کو مل جائے تو پھر کچھ نہ پوچھو مت وہابی شیر مادر سمجھ کر گلاسوں کے گلاس ایک ایک سانس میں پی لے گا اور جو گیارہویں کا پلاؤ زردہ ایسے وہابی کو کہیں خیر سے مل گیا تو وہابی پانچوں انگلیوں سے کھانا شروع کردیتا ہے اور چند منٹ میں رکابیاں

ہضم کر جاتا ہے اس چیٹو وہابی نے یہ پاکیزہ چیزیں کھائیں تو مگر ناشکرے نے حرام کہہ کر کھائیں اور دیکھو قرآن پاک میں ہے۔

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ۔

ترجمہ :تم ہرگز بھلائی کو نہ پہنچو گے جب تک راہ خدا میں اپنی پیاری چیز نہ خرچ کرو۔(آل عمران، آیت:۹۲)

روایت ہے کہ حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ شکر کی بوریاں خرید کر صدقہ کرتے تھے۔ ان سے کہا گیا۔ اس کی قیمت ہی کیوں نہیں صدقہ کر دیتے؟ فرمایا: شکر مجھے محبوب و مرغوب ہے۔ یہ چاہتا ہوں کہ راہ خدا میں پیاری چیز خرچ کروں۔

مسلمان اوقات مبارکہ میں میٹھی چیزیں عموماً تقسیم کرتے ہیں۔ اس لیے کہ میٹھی چیز ہر مسلمان کو محبوب ہے۔ حدیث شریف میں ہے:

اِنَّ الْمُؤْمِنَ حُلْوٌ وَ يُحِبُّ الْحَلَاوَةَ۔

ترجمہ: بے شک مومن میٹھا ہے اور میٹھائی کو دوست رکھتا ہے۔

(خزانۃ الروایات و تفسیر روح البیان، بحوالہ انوار ساطعہ ص ۳۱۵ مطبوعہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز)

اہلسنت و جماعت شب برات کو اپنی محبوب چیز تیار کرتے ہیں اور اس کو راہ خدا میں خرچ کرتے ہیں اور قرآن پاک کی آیت کریمہ مذکورہ پر عمل کر کے بھلائی حاصل کرتے ہیں اور وہابیوں کا یہ کہنا کہ شب برات میں میٹھی چیز تیار کرنا حرام ہے۔ قرآن پاک کی تعلیم کے خلاف ہے۔ بہت وہابی گیارہویں شریف کے پاک کھانے، محفل میلاد شریف کی شیرینی اور شب برات کے حلوا کو حرام بتاتے ہیں اور کھاتے نہیں بلکہ ان پاکیزہ چیزوں کی بے ادبی کرتے ہیں بعض زیادہ گستاخ وہابی گندی جگہ پھینک دیتے ہیں۔ یقین جانو! وہابی قرآن پاک کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں ۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبٰتِ مَاۤ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَ لَا تَعْتَدُوْا اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ۝ وَ كُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا وَّ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْۤ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ۝

ترجمہ :اے ایمان والو! حرام نہ ٹھہراؤ وہ ستھری چیزیں کہ اللہ نے تمہارے لیے حلال کیں اور حد سے نہ بڑھو۔ بیشک حد سے بڑھنے والے اللہ کو ناپسند ہیں اور کھاؤ جو کچھ اللہ نے روزی دی حلال پاکیزہ اور ڈرو اللہ سے جس پر تمہارا ایمان ہے۔(المائدہ، آیت:۸۸)

اس آیت کریمہ سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ وہابی پاکیزہ کھانوں کو حرام بتا کر حد سے بڑھنے والے ہیں۔ اللہ عزوجل کے دوست نہیں ہیں۔ وہابی اللہ تعالیٰ سے ڈرتے نہیں۔ قرآن پاک میں ہے:

وَ حَرَّمُوْا مَا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ افْتِرَآءً عَلَى اللّٰهِ قَدْ ضَلُّوْا وَ مَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ۔

ترجمہ :اور حرام ٹھہرایا وہ جو اللہ نے انہیں روزی دی اللہ پر جھوٹ باندھنے کو بیشک وہ گمراہ ہوئے اور راہ نہ پائی۔(الانعام، آیت:۱۴۰)

کفار و مشرکین حلال چیزوں کو حرام ٹھہراتے تھے آج کل کے وہابی بھی کافروں مشرکوں کی تقلید کرتے ہیں اور حلال پاکیزہ چیزوں کو حرام ٹھہراتے ہیں اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ وہابی اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھتے ہیں اور بیشک گمراہ ہیں۔ ہدایت پر نہیں ہیں۔ قرآن پاک میں ہے:

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا لِّيُضِلَّ النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝

ترجمہ :تو اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے کہ لوگوں کو اپنی جہالت سے گمراہ کرے بیشک اللہ ظالموں کو راہ نہیں دکھاتا۔(الانعام، آیت:۱۴۴)

زمانہ جاہلیت میں مشرکین حلال جانوروں کے نر کو کبھی مادہ کو کبھی بچے کو حرام ٹھہراتے اور ظالم اس حرمت کی تبلیغ واشاعت کرتے۔ وہابی ملا بھی کافروں، مشرکوں کی تقلید میں پاکیزہ حلال کھانوں کو حرام ٹھہراتے ہیں اور اس حرمت کی اشاعت کرتے ہیں اس آیت کریمہ میں مشرکوں وہابیوں اور جو جاہل حلال کو حرام ٹھہرائے سب کا رد ہے۔

اس آیت کریمہ سے یہ بھی ثابت ہوا کہ وہابی بڑے ظالم ہیں۔ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھتے ہیں اور وہابی اپنی جہالت سے لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں اور وہابی ظالم قوم کو ہدایت نہیں ہے۔ مسلمانو! غور کرو وہابی خود تو جاہل کافروں مشرکوں کی تقلید کرتے ہیں اور ان کے راستہ پر چلتے ہیں اور اہلسنت وجماعت جو بزرگان دین ائمہ مجتہدین کی پیروی قرآن وحدیث کی رو سے کرتے ہیں ان پر وہابی الٹے غلط اعتراض کرتے ہیں۔ وہابیوں کا ارادہ یہ ہے کہ بزرگوں کا وسیلہ، اللہ تعالیٰ کے دوستوں کا دامن چھوڑوا کر لوگوں کو اسلام کے دشمنوں، کافروں، مشرکوں کے پیچھے لگائیں۔

ببیں ایں تفاوت رہ از کجا است تا بکجا

قرآن پاک کا ارشاد ہے:

قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ ؕ قُلْ هِيَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

ترجمہ: تم فرماؤ کس نے حرام کی اللہ کی وہ زینت جو اس نے اپنے بندوں کیلئے نکالی اور پاک رزق تم فرماؤ کہ وہ ایمان والوں کیلئے دنیا میں اور دن قیامت میں تو خاص انہیں کی ہے۔ (الاعراف، آیت:۳۲)

دیکھئے! اس آیت کریمہ میں کھانے پینے کی تمام پاک چیزوں کو حلال فرمایا گیا اور حلال چیزوں کو حرام کہنے والے پر انکار شدید فرمایا گیا۔ تفسیر کبیر میں ہے:

و يدخل تحت الطيبات من الرزق كل ما يستلذو يشتهى من انواع الماكولات والمشروبات۔

(تفسیر کبیر ج ۵ ص ۲۳۰، مکتبہ علوم اسلامیہ، لاہور)

ترجمہ: اور پاکیزہ رزق کے تحت کھانے پینے والی مختلف اقسام داخل ہیں جن سے لذت حاصل کی جاتی ہے اور جن کی خواہش کی جاتی ہے۔ (ترجمہ از رضوی غفرلہ)

مسلمانو! غور سے دیکھو اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ پاکیزہ چیزیں روزی سے کس نے حرام فرمائیں یعنی اللہ تعالیٰ نے حرام فرمائیں اور وہابی لوگ توشہ گیارہویں شریف، میلاد شریف، بزرگوں کی فاتحہ، عرس، مجالس شہادت ورجبی وشب برات کی پاکیزہ شیرینی اور حلوا کو اور محرم میں سبیل کے پاکیزہ شربت کو ناجائز وحرام بتا کر اللہ تعالیٰ کی کھلی مخالفت کرتے ہیں۔ قرآن پاک کے خلاف چلتے ہیں۔ تف ایسی گمراہی بددینی پر۔ وہابیوں کو اسی گمراہی بددینی پر ناز ہے۔ وہابیو! قرآن پاک کی مخالفت سے باز آؤ اور گمراہی کو چھوڑ دو۔ قرآن پاک میں ہے:

كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ۔

ترجمہ: کھاؤ اور پیو اور اسراف مت کرو۔ بے شک اللہ تعالیٰ اسراف کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔ (الاعراف، آیت:۳۱)

اسراف کے معنی صرف حد سے زیادہ کھانے پینے کے نہیں بلکہ حلال چیز کو حرام کہنا اور حرام کو حلال کہنا حد شرع سے تجاوز کرنا بھی اسراف ہے۔ تفسیر صاوی حاشیہ جلالین میں ہے:

قوله و لا تسرفوا اى بان تحرموا الحلال كما كانوا يفعلون من امتناعهم من اللحم والدسم او تحلوا الحرام

اوتجاوزوا الحد فی الاکل والشرب کاالتعمق فی ذلک۔

ترجمہ: اسراف مت کرو اس طرح کہ حلال کو حرام ٹھہراؤ جیسا کہ جاہلیت کے لوگ گوشت اور چربی کو حرام ٹھہراتے اور اس سے باز رہتے یا حرام کو حلال کہو یا کھانے پینے میں حد سے گزرو۔

(الصاوی علی الجلالین ج ۲ ص ۶۳ مکتبہ نوریہ رضویہ، لائلپور)

وہابی لوگ اسراف کا الزام سنیوں پر تھوپتے ہیں مگر در حقیقت حلال اور پاکیزہ چیزوں کو حرام بتا کر وہابی خود اسراف میں گرفتار ہیں۔

زمانہ جاہلیت کے جو لوگ چربی اور گوشت حلال کو حرام کہتے تھے۔ وہابی جاہل ان لوگوں کی تقلید کرتے ہیں اور پاکیزہ چیزوں کو بلاوجہ حرام ٹھہراتے ہیں اس آیت سے معلوم ہوا کہ وہابی اسراف کرنے والے حد شرع سے بڑھنے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے دوست نہیں ہیں۔ قرآن پاک میں ہے:

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَا تَصِفُ اَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هٰذَا حَلٰلٌ وَّ هٰذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ ۔

ترجمہ: اور نہ کہو اسے جو تمہاری زبانیں جھوٹ بیان کرتی ہیں یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے کہ اللہ پر جھوٹ باندھو بیشک جو اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں وہ کامیاب نہ ہوں گے۔ (النحل، آیت:۱۱۶)

زمانہ جاہلیت میں بعض لوگ اپنی طرف سے بعض چیزوں کو حلال اور بعض چیزوں کو حرام ٹھہرایا کرتے تھے اور اس کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کرتے تھے۔ آج کل کے وہابی بھی بعض پاکیزہ چیزوں کو اپنی طرف سے حرام کہہ دیتے ہیں اور اس کی نسبت شریعت مطہرہ کی طرف کر دیتے ہیں۔

وہابی زمانہ جاہلیت کے لوگوں کی تقلید کرتے ہیں بزرگوں کی پیروی تو وہابیوں کو نصیب نہیں۔ مشرکوں، کافروں کی پیروی کرتے ہیں۔ بزرگوں کی پیروی کو وہابی حرام بتاتے ہیں اور کافروں جاہلوں کی تقلید کو وہابی شیر مادر کی طرح سمجھتے ہیں۔ رات دن وہابی اس تقلید میں سرگرم اور کوشاں رہتے ہیں۔ اس آیت کریمہ میں زمانہ جاہلیت کے جاہلوں کا اور وہابیوں کا بھی رد ہے۔ اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ وہابی پاکیزہ چیزوں کو حرام بتا کر اللہ عزوجل پر جھوٹ باندھتا ہے اور وہابی جب تک وہابی مذہب پر قائم رہے گا کامیاب نہ ہوگا۔ وہابیو! ایسی آیات کریمہ کو غور سے پڑھو اور جاہلوں کی پیروی کرنے اور اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھنے سے باز آؤ۔ قرآن پاک کی مخالفت کرنے میں وہابیو تمہیں ذرا بھی شرم و حیا نہیں۔ چھوڑ دو اس بے حیائی بے شرمی کو۔ قرآن پاک میں ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْـَٔلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ۔

ترجمہ: اے ایمان والو! ایسی باتیں نہ پوچھو جو تم پر ظاہر کی جائیں تو تمہیں بری لگیں۔ (المائدہ، آیت:۱۰۱)

(باقی آئندہ شمارے میں)

شب برات کا حلوا

قسط نمبر 2

تحریر: سیدنا محدث اعظم پاکستان قدس سرہ العزیز

اس آیت کریمہ سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جس چیز کی حرمت کا بیان شریعت میں نہیں آیا وہ حرام نہیں۔ شب برات کے حلوا کو قرآن پاک کی کسی آیت یا کتب حدیث کی کسی حدیث میں حرام نہیں بتایا۔ وہابی شریعت سے آزاد محض اپنی رائے سے اس کو حرام کہتا ہے۔ قرآن پاک میں ہے:

مَاجَعَلَ اللّٰهُ مِنْ بَحِيْرَةٍ وَّلَا سَائِبَةٍ وَّلَا وَصِيْلَةٍ وَّلَاحَامٍ وَّلٰكِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ط وَاَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ۝

ترجمہ...... ”اللہ نے مقرر نہیں کیا ہے کان چرا ہوا اور نہ بجار اور نہ وصیلہ اور نہ حامی ہاں کافر لوگ اللہ تعالیٰ پر جھوٹا افتراء باندھتے ہیں اور اُن میں اکثر نرے بے عقل ہیں۔“ (المائدہ، آیت: ۱۰۳)

پھر قرآن پاک میں فرمایا:

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ قَالُوْا حَسْبُنَا مَاوَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَاءَ نَا ط اَوَلَوْ كَانَ اٰبَاءُ هُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ شَيْئًا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ۔

ترجمہ ”اور جب ان کافروں سے کہا جائے آؤ اس طرف جو اللہ نے اتارا اور رسول کی طرف کہیں ہمیں وہ بہت ہے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا۔ کیا اگرچہ ان کے باپ دادا نہ کچھ جانیں اور نہ ہدایت پر ہوں۔“

(النساء، آیت: ٦١)

اس آیت میں غور کیجئے! مشرکوں نے جائز حلال چیزوں کو اپنی طرف سے حرام ٹھہرالیا اور جب مشرکوں کو اللہ و رسول کے حکم کی طرف بلایا جاتا تو انکار کرتے اور اپنے جاہل باپ دادا کی پیروی کرتے اور اسے کافی جانتے۔ یہی حال آج کل بالکل وہابیوں کا ہے۔ وہابی ان مشرکوں کی تقلید کرتے ہیں۔ اور مشرکوں کی پیروی کرتے ہوئے شب برات کا حلوا، گیارہویں شریف، محفل میلاد شریف کی شیرینی، پاکیزہ چیزوں کو وہابی اپنی طرف سے حرام ٹھہراتے ہیں۔ جب وہابیوں سے کہا جاتا ہے کہ شریعت پر جھوٹ مت باندھو اس سے توبہ کرو اور اللہ و رسول کے حکم کی طرف آؤ۔ اللہ عزوجل نے حلوا شیرینی تمام پاک کھانوں کو حلال فرمایا ہے۔ اور حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ عزوجل کے اس حکم کی تبلیغ فرمائی ہے اور شیرینی کو محبوب و مرغوب فرمایا ہے اللہ و رسول نے شب برات کے حلوا، گیارہویں شریف و دیگر مجالس متبرکہ کی پاکیزہ چیزوں کو کہیں حرام نہیں فرمایا تو وہابی اللہ و رسول کا حکم نہیں مانتے انکار کر دیتے ہیں۔ اور اپنے جاہل وہابی ملوں گمراہوں کے کہے پر چلتے ہیں۔ دیکھو مسلمانو! آج کل کے وہابی ایسے مسائل میں مشرکوں کے بالکل قدم بقدم ہیں۔ غیر مقلدو! یہ ہے ناجائز و حرام تقلید جس کو تم کرتے ہو۔ ائمہ مجتہدین بزرگان دین کی پیروی شریعت میں جائز ہے اور تم صرف اپنے دل سے اس کو حرام بتاتے ہو۔ شریعت کے حلال کو حرام اور حرام کو حلال بتاتے وہابیو! تمہیں اللہ و رسول کا ذرا

بھی خوف نہیں ہے۔ اہل سنت وجماعت اگر کہیں کہ اللہ عزوجل نے اپنے پیارے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنے فضل وکرم سے احکام شرعیہ کا اختیار دیا ہے تو وہابی حسد سے جل بھن کر آگ کے چنگاڑے کی طرح چلکتا ہے اور خود وہابی احکام شرعیہ کا خود مختار بنا بیٹھا ہے جس حلال شرعی کو چاہتا ہے حرام کہہ دیتا ہے اور جس حرام شرعی کو چاہتا ہے اپنے لیے جائز کرلیتا ہے۔ وہابیو! کیا تمہیں اسی خود اختیاری، مذہب سے آزادی پر ناز ہے جب مشرک لوگ جائز چیز کو حرام کہنے سے باز نہ آئے اور دولت اسلام سے محروم رہے تو اس محرومی پر مسلمانوں کو افسوس اور رنج ہوا اگرچہ مسلمانوں نے مشرکوں کو امر بالمعروف، نہی عن المنکر کردیا تھا تو مسلمانوں کی تسلی کے لئے اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی:

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ ج لَايَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ ط اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ۔ (المائدہ:۱۰۵)

ترجمہ:...... اے ایمان والو! تم اپنی فکر رکھو تمہارا کچھ نہ بگاڑیگا جو گمراہ ہوا جبکہ تم ہدایت پر ہو اللہ ہی کی طرف تم سب کی رجوع ہے پھر وہ تمہیں بتادے گا جو تم کرتے تھے۔ آج کل وہابی جب جائز چیزوں کو مشرکوں کی تقلید میں حرام بتاتے ہیں تو مسلمان صحابہ کرام کی پیروی کرتے ہوئے وہابیوں کو حق کی دعوت دیتے ہیں اور وہابیوں کو جھوٹ بولنے، شریعت پر افتراء کرنے سے روکتے ہیں مگر وہابی ہٹ دھرم اور ضدی ہیں حق کو قبول نہیں کرتے اپنی گمراہی پر اڑے رہتے ہیں تو اہلسنت وجماعت کو رنج بہت ہوتا ہے کہ وہابی حق سے محروم رہے اس آیت کریمہ کو دیکھ کر صحابہ کی پیروی کے وسیلہ سے اہلسنت وجماعت اپنی تسلی حاصل کرلیتے ہیں۔

قرآن پاک میں ہے:

قُلْ لَّا اَجِدُ فِيْمَا اُوْحِيَ اِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَّطْعَمُهٗ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ مَيْتَةً اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا اَوْ لَحْمَ خِنْزِيْرٍ فَاِنَّهٗ رِجْسٌ اَوْ فِسْقًا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ رَبَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۔

ترجمہ: تم فرماؤ میں نہیں پاتا اس میں جو میری طرف وحی ہوئی کسی کھانے والے پر کھانا حرام مگر یہ کہ مردار ہو یا رگوں کا بہتا خون یا بدجانوروں کا گوشت کہ وہ نجاست ہے یا بے حکمی کا جانور جس کے ذبح میں غیر خدا کا نام پکارا گیا تو جو ناچار ہوا نہ یوں کہ آپ خواہش کرے اور نہ یوں کہ ضرورت سے بڑھے تو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ (الانعام، آیت:۱۴۵)

اس آیت کریمہ سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ کسی کھانے یا دوسری چیز کا حرام ہونا وحی سے ثابت ہوتا ہے۔ خواہ وحی جلی یعنی قرآن پاک سے یا وحی خفی یعنی حدیث سے۔ آج کل کے وہابی اس آیت پاک کی کھلی مخالفت کرتے ہیں شب برات کے حلوا یا مجالس متبرکہ کی شیرینی وشربت کو اللہ ورسول نے تو حرام نہیں فرمایا اور مذہب سے آزاد وہابی اپنی رائے سے حرام کہتے ہیں۔ وہابی ان باتوں میں خصوصا صرف اپنی خواہش نفسانی کی تقلید کرتا ہے۔ جاہل غیر مقلد اگرچہ ائمہ دین قُدِّسَتْ اَسْرَارُهُمْ کی پیروی سے بیزاری اور دشمنی ظاہر کرتے ہیں مگر یہ غیر مقلد اپنی ناقص رائے اور باطل قیاس کے ضرور مقلد محض ہیں۔ ابو داؤد شریف میں حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرمایا:

كَانَ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَاكُلُوْنَ اَشْيَاءَ وَ يَتْرُكُوْنَ اَشْيَاءَ تَقَذُّرًا فَبَعَثَ اللّٰهُ نَبِيَّهٗ وَ اَنْزَلَ كِتَابَهٗ وَ اَحَلَّ حَلَالَهٗ وَ حَرَّمَ حَرَامَهٗ فَمَا اَحَلَّ فَهُوَ حَلَالٌ وَ مَا حَرَّمَ فَهُوَ حَرَامٌ وَ مَا سَكَتَ عَنْهُ فَهُوَ عَفْوٌ وَ تَلَا قُلْ لَّا اَجِدُ فِيْمَا اُوْحِيَ اِلَيَّ

مُحَرَّمًا عَلٰی طَاعِمٍ یَّطْعَمُهٗۤ اِلَّاۤ اَنْ یَّكُوْنَ مَیْتَةً۔

یعنی اہل جاہلیت بعض چیزیں کھاتے تھے اور بعض حلال چیزوں کو مکروہ جان کر چھوڑ دیتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا اور اپنی کتاب کو اتارا اور حلال کو بیان فرمایا اور حرام کو ظاہر فرمایا پس جو حلال فرمایا وہ حلال ہے اور جس چیز کو حرام فرمایا وہ حرام اور جس چیز کو بیان نہیں فرمایا وہ معاف ہے۔ اور آیت مذکورہ کو تلاوت فرمایا۔

(سنن ابی داؤد، کتاب الاطعمہ، باب مالم یذکر تحریمہ، رقم الحدیث ۳۸۰۰)

یہ حدیث شریف صریح دلیل ہے کہ آج کل کے وہابی اہل جاہلیت کے مقلد ہیں اور ان جاہلوں کی طرح شبرات کے پاک حلوا اور مجالس مبارکہ کے پاکیزہ تحفوں کو حرام کہتے ہیں اور ان پاک چیزوں کو چھوڑ دیتے ہیں۔ ترمذی شریف و ابن ماجہ میں حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے حدیث مروی ہے کہ گھی اور پنیر اور جنگلی گدھا یا پوستین کے متعلق حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے سوال کیا گیا تو ارشاد فرمایا:

اَلْحَلَالُ مَاۤ اَحَلَّ اللّٰهُ فِیْ كِتَابِهٖ وَ الْحَرَامُ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ فِیْ كِتَابِهٖ وَ مَا سَكَتَ عَنْهُ فَهُوَ مِمَّا عُفِیَ عَنْهُ۔

یعنی حلال وہ ہے جو اللہ عزوجل نے اپنی کتاب میں حلال فرمایا اور حرام وہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں حرام فرمایا۔ اور جس کو بیان نہیں فرمایا وہ معاف ہے۔

(سنن ابن ماجہ، کتاب الاطعمہ، باب اکل الجبن والسمن رقم الحدیث: ۳۳۶۷)

ابوداؤد و ابن ماجہ میں حضرت مقدام بن معدیکرب سے حدیث مروی ہے۔ کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ مَا حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ كَمَا حَرَّمَ اللّٰهُ۔

یعنی بیشک جو اللہ کے رسول نے حرام فرمایا ہے ایسا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حرام فرمایا۔ (سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث: ۱۲)

اے وہابیو! اے الحدیثو! ان حدیثوں کو پڑھو اور اپنے جھوٹے مذہب کی خبر لو کیا تمہاری پیش نظر یہ حدیثیں نہیں ہیں؟ کیوں تم نے قرآن و حدیث کی مخالفت میں کمر باندھ لی ہے۔ وہابیو! اس مخالفت سے جلد توبہ کرو۔ قرآن و حدیث میں کہیں بھی شب برات کے حلوا اور گیارہویں شریف، میلاد شریف کی شیرینی کو حرام نہیں فرمایا۔ تو پھر وہابیو تم اپنی طرف سے کیوں حرام کہتے ہو؟ توبہ کرو اس گمراہی بددینی سے۔ اور آنکھیں کھول کر دیکھو کہ بخاری شریف میں حضرت اُم المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:[1]

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُحِبُّ الْحَلْوَآءَ وَالْعَسَلَ۔

حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو حلوا (شیرینی، میٹھا) اور شہد محبوب تھا۔

(صحیح البخاری، کتاب الطلاق، باب لم تحرم ما احل اللہ لک، رقم الحدیث: ۵۲۶۸)

اس حدیث شریف میں کسی زمانہ کو خاص نہیں فرمایا تو معلوم ہوا کہ ہمارے پیارے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو حلوا مطلقاً پسند تھا۔ خواہ شب برات ہو خواہ دوسرا وقت ہو۔ مسلمان جب بھی حلوا تیار کریگا عید یا شب برات یا عاشورا یا گیارہویں شریف میں تو یہی کہا جائے گا کہ اس نے وہ چیز تیار کی جو ہمارے پیارے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پسندیدہ اور مرغوب ہے۔ غیر مقلد وہابی عموماً کہا کرتے ہیں کہ فعل مضارع کے ساتھ جب کان کا استعمال ہوتا ہے تو اس سے ہمیشگی اور استمرار مقصود ہوتا ہے اے غیر مقلدو! دیکھو اس

---

[1] جب حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم اُم المومنین محبوبہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ایک بات پر ظاہر میں ناراض ہوئے تو مولیٰ عزوجل نے جبرئیل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نازل فرمایا کہ صلح فرمالیں وقت مصالحت جبرئیل امین علیہ السلام کے ذریعہ اللہ عزوجل نے حلوے کا طباق بھیجا تو مولیٰ عزوجل کے نزدیک بھی بوقت مصالحت حلوا مقبول ہے۔ ۱۵ شعبان کو اُمت کی شفاعت و رحمت خداوندی میں مصالحت و موافقت ہوئی اس لئے حلوا محبوب ہے۔ شب سے پہلے لوگ ملتے ہیں اور آپس میں مصالحت کرتے ہیں اس لئے بھی حلوا محبوب ہے۔ (۱۲ منہ)

حدیث شریف میں یحب فعل مضارع ہے اور یہ فعل کان کے ساتھ مستعمل ہے تو حدیث شریف کا مطلب یہ ہوا کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حلوا ہمیشہ بارہ مہینے محبوب تھا بارہ مہینے میں شب برات بھی ہے اس میں بھی محبوب تھا اس لیے اہلسنت وجماعت اپنے محبوب مدنی تاجدار علیہ الصلوٰۃ والسلام کا محبوب کھانا شب برات میں بھی تیار کرتے ہیں اور دوسرے اوقات میں بھی۔ وہابیو! دیکھا شب برات کے حلوے کا ثبوت حدیث سے بھی صاف نکلتا ہے۔ اگر کسی وہابی کا یہ دعویٰ ہے کہ شب برات کو ہمارے رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حلوا پسند نہ تھا تو ذرا وہ وہابی صاحب میدان میں آئیں اور اپنے بڑوں کو، چھوٹوں کو، مرکرمٹی میں ملنے والوں کو، سب کو دیوبند سے لے کر نجد تک بلا لائیں۔ اور اس کی سند دکھائیں کہ ہمارے پیارے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو شب برات کو حلوا پسند نہ تھا قیامت آجائے گی مگر وہابی ہرگز اپنی بات کو حدیث میں نہیں دکھا سکتے تو پھر جھوٹے وہابی کس منہ سے کہتے ہیں اور کس ناپاک قلم سے لکھتے ہیں کہ شب برات کا پاکیزہ حلوا حرام ہے دراصل بات یہ ہے کہ وہابی کا یہ فتویٰ من گڑھت ہے اللہ و رسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حلال فرمائی ہوئی چیزوں کو حرام کہنا پہلے شیطان کا کام ہے اور پھر شیطان کے قدموں پر چلنے والوں کا کام ہے۔

قرآن پاک میں ہے:

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ كُلُوْا مِمَّا فِي الْاَرْضِ حَلٰلًا طَيِّبًا ۖ وَّ لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ۭ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝ اِنَّمَا يَاْمُرُكُمْ بِالسُّوْۗءِ وَالْفَحْشَاۗءِ وَاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ (البقرہ، آیت: ۱۶۸)

ترجمہ...... ''اے لوگو! کھاؤ جو کچھ زمین میں حلال پاکیزہ ہے اور شیطان کے قدموں پر نہ چلو بیشک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے وہ تو تمہیں یہی حکم دے گا بدی اور بے حیائی کا اور یہ کہ اللہ پر وہ بات جوڑو جس کی تمہیں خبر نہیں۔''

اس آیت پاک سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ شب برات کے پاکیزہ حلوا اور گیارہویں شریف میلاد شریف کی پاک شیرینی کو حرام بتا کر وہابی شیطان کی تقلید کرتے ہیں۔ شیطان کے قدموں پر چلتے ہیں قرآن وحدیث میں تو ان چیزوں کو حرام نہیں فرمایا۔ شیطان البتہ پاکیزہ حلال چیزوں کو حرام کہتا ہے اور وہابی سرگرمی کے ساتھ شیطان کے اس حکم کی تبلیغ واشاعت کرتے رہتے ہیں۔ غیر مقلدو! تم شیطان کی تقلید پر فخر کرتے ہو اس فخر کو چھوڑو اور قرآن وحدیث سے روگردانی مت کرو۔ جو چیز حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے پسند فرمائی ہے۔ اس کو ناپسند سمجھنا اس میں خوف کفر ہے۔ شرح بخاری شریف میں ہے:

ذَكَرَ اَصْحَابُنَا اِنَّ مَنْ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يُحِبُّ الْقَرْعَ فَقَالَ آخَرُ لَا اُحِبُّ الْقَرْعَ يَخْشٰى عَلَيْهِ مِنَ الْكُفْرِ۔ (عینی، ص ۴۴۶، ج ۵)

''ہمارے اصحاب نے بیان کیا کہ اگر کسی شخص نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کدو پسند فرماتے تھے۔ تو دوسرے شخص نے کہا میں کدو پسند نہیں کرتا اس کے کفر کا خوف ہے۔''

(ترجمہ از رضوی غفرلہ)

قرآن پاک میں ہے:

كُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ۭ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝ (الانعام، آیت: ۱۴۲)

ترجمہ...... ''کھاؤ جو تم کو اللہ تعالیٰ نے روزی دی ہے یعنی حلال اور شیطان کے قدموں پر مت چلو یعنی حلال کو حرام کہہ کر شیطان کی

پیروی مت کرو بیشک شیطان تمہارا کھلا دشمن ہے۔''

آج کل کے وہابی اگر انصاف کریں تو ان آیات کریمہ کو دیکھ کر شیطان کی پیروی سے توبہ کریں۔ پاکیزہ اور حلال چیزوں کو حرام کہنے سے باز آئیں۔ مگر وہابیوں پر شیطان نے اپنا تسلط وغلبہ ایسا جمایا ہے کہ وہابیوں کو حق نہیں سوجھتا۔

علامہ عارف باللہ شیخ احمد صاوی قدس سرہ آیہ کریمہ ''اَفَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ سُوْءُ عَمَلِهٖ'' الایہ کی تفسیر میں تحریر فرماتے ہیں:

وَقِيْلَ هٰذِهٖ نَزَلَتْ فِي الْخَوَارِجِ الَّذِيْنَ يُحَرِّفُوْنَ تَاوِيْلَ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَيَسْتَحِلُّوْنَ بِذٰلِكَ دِمَاءَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاَمْوَالَهُمْ كَمَا هُوَ مُشَاهَدٌ الْاٰنَ فِيْ نَظَائِرِهِمْ وَهُمْ فِرْقَةٌ بِاَرْضِ الْحِجَازِ يُقَالُ لَهُمُ الْوَهَابِيَةُ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ عَلٰى شَيْءٍ اَلَا اِنَّهُمْ هُمُ الْكَاذِبُوْنَ اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطٰنُ فَاَنْسَاهُمْ ذِكْرَ اللّٰهِ اُولٰئِكَ حِزْبُ الشَّيْطٰنِ اَلَا اِنَّ حِزْبَ الشَّيْطٰنِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ نَسْاَلُ اللّٰهَ الْكَرِيْمَ اَنْ يَّقْطَعَ دَابِرَهُمْ۔

یعنی یہ آیہ کریمہ خارجیوں کے متعلق نازل ہوئی ہے جو قرآن پاک اور حدیث شریف کے معنی میں کمی زیادتی کرتے ہیں اور اس تحریف سے مسلمانوں کے خون کرنے جائز جانتے اور مسلمانوں کے مال چھین لینا مباح سمجھتے ہیں جیسا کہ آج کل خارجیوں کے مثل ایک فرقہ میں یہ بات علانیہ موجود ہے کہ وہ مسلمانوں کے خون بہاتے ہیں اور مال چھین لیتے ہیں وہ فرقہ زمین حجاز میں ہے ان کو وہابیہ کہا جاتا ہے وہابی گمان کرتے ہیں کہ وہ کچھ ہیں۔ خبردار! وہابی وہی جھوٹے ہیں شیطان وہابیوں پر غالب آ گیا ہے تو شیطان نے وہابیوں کو اللہ کی یاد بھلادی ہے وہابی شیطان کا گروہ ہے۔ ہوشیار! بے شک شیطان کا گروہ خسارے میں ہے ہم اللہ کریم سے سوال کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ وہابیوں کی جڑوں کو کاٹ دے یعنی نیست ونابود کردے۔

(الصاوی علی الجلالین، ج ۳، ص ۸۷، مکتبہ غوثیہ کراچی)

دہلی، بریلی، بمبئی کے وہابی اس کتاب کو بڑی رغبت سے بیچتے ہیں اور بیچتے وقت کہہ دیتے ہیں کہ یہ تفسیر بہت اچھی ہے بڑے بڑے اچھے نکات اس میں بیان کیے ہیں۔ بیشک تفسیر صاوی میں اچھے اچھے نکات بیان کیے ہیں وہابیو! ایک بڑا اچھا نکتہ وہابی سوز نقیر نے بیان کردیا ہے اس نکتہ کو دیکھو اور اپنی گمراہی پر چار آنسو بہاؤ۔ اس تفسیر میں بالکل ٹھیک لکھا ہے کہ وہابیوں پر شیطان غالب ہے اسی شیطانی غلبہ کی وجہ سے وہابی شب برات کے پاک حلوا، گیارہویں شریف، میلاد شریف، فاتحہ، عرس بزرگان دین کی پاک شیرینی، محرم کے پاکیزہ شربت اور کھچڑے کو حرام کہتے ہیں۔ اور اپنے پیشوا شیطان کی یادگار قائم کرتے ہیں۔ جس غلام کو اپنے آقا سے محبت ہوتی ہے وہ اپنے محبوب آقا کی پسندیدہ اور محبوب چیز کو بھی محبوب جانتا ہے پسند کرتا ہے ایمان والوں کو اپنے پیارے آقا مدنی تاجدار احمد مختار علیہ الصلوٰۃ والسلام سے محبت ہے اور حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو میٹھا پسند اور مرغوب تھا۔ لہٰذا مسلمانوں کو میٹھا محبوب ہے اوقات مبارکہ میں پاکیزہ میٹھا تیار کرتے ہیں۔ خود کھاتے ہیں اوروں کو کھلاتے ہیں اس محبوب چیز کو ترویج دے کر مدنی تاجدار احمد مختار علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ محبت کی علامت ظاہر کرتے ہیں اور محبوب خدا کی پسندیدہ چیز کی یادگار قائم کرتے ہیں۔ محفل میلاد شریف اور اولیاء کرام قدست اسرارہم کے ذکر کی مجلسیں بھی محبت کی وجہ سے قائم کی جاتی ہیں اور گمراہوں کو چونکہ اپنے آقا شیطان سے محبت ہے اور شیطان کو پسند اور محبوب یہ ہے کہ پاکیزہ اور حلال چیزوں کو حرام کہا جائے۔ لہٰذا شیطان کے غلام

مبارک اوقات میں مبارک پاکیزہ کھانوں کو خود حرام قرار دیتے ہیں اور دوسروں کو حرام جاننے کی ناپاک دعوت دیتے ہیں۔ اور شیطان کی پسندیدہ چیز کی تبلیغ و اشاعت کر کے شیطان کے ساتھ محبت کی علامت ظاہر کرتے ہیں اور دشمن خدا کی پسندیدہ چیز کی یادگار قائم کرتے ہیں۔ حلال کو حرام کہنے میں زمانہ جاہلیت میں کافروں مشرکوں نے شیطان کی پیروی کی اور مشرکوں کا یہ ترکہ خیر سے وہابیوں اور قادیانیوں کے حصہ میں آیا ہے۔ بدعت و شرک کا وظیفہ پڑھنے والے غیر مقلد مولوی ثناء اللہ سے محبت رکھتے ہیں۔ لہٰذا پنجاب و ہند کے غیر مقلد مولوی ثناء اللہ کی یادگار ۲۹ شعبان کو تاریخ معین کر کے سالانہ قائم کرتے ہیں۔ غیر مقلدوں نے اس بدعت کی اشاعت اپنی تحریروں میں بڑے زور سے کی ہے۔ صدر دیوبند اور دیوبندی مولویوں کو گاندھی سے غلامی کا تعلق ہے لہٰذا وہ کانگرس کے جلسہ جلوس مشرکین وکفار کا استقبال کرتے اور گاندھی کی یادگار قائم کرتے ہیں۔ وہابیوں سے ہم کو کوئی ذاتی عداوت نہیں۔ وہابی اگر آج شیطان کی تقلید اور اہل جاہلیت کی پیروی کو چھوڑ دے تو ہم ان پر ایسے اعتراضات، سوالات فوراً ترک کر دینگے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہابی بلکہ ہر گمراہ بددین کو شیطان کے راستے پر چلنے سے توبہ کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یا مجیب السائلین۔

بعض مفسرین نے فرمایا کہ شب برات کو اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ''لیلہ مبارکہ'' فرمایا ہے۔ یعنی برکت والی رات، حدیثوں میں بھی اس مبارک شب کے بہت فضائل آئے ہیں۔ تفسیر صاوی میں ہے:

ومنها فضل العبادة فيها لما ورد من صلى فيها مائة ركعة ارسل الله تعالىٰ اليه مائة ملك ثلاثون يبشرونه بالجنة وثلاثون يومنونه من عذاب النار و ثلاثون يدفعون عنه آفات الدنيا و عشرة يدفعون عنه مكائد الشيطان ومنها نزول الرحمة فيها لما في الحديث ان الله يرحم امتي هذه الليلة بعدد شعر اغنام بني كلب ومنها حصول المغفرة فيها لما في الحديث ان الله يغفر لجميع المسلمين في تلك الليلة الا الكاهن والساحر ومد من الخمر وعاق والديه والمصر على الزنا ومنها ان الله تعالىٰ اعطى رسوله في هذه الليلة تمام الشفاعة في امته وذلك انه سال ليلة الثالث عشر من شعبان في امته فاعطى الثلث منها ثم سال ليلة الرابع عشر فاعطى الثلثين ثم سال ليلة الخامس عشر فاعطى الجميع الا من شرد عن الله شرود البعير۔

یعنی شب برات میں عبادت کی فضیلت ہے اس لیے کہ وارد ہوا کہ جو شخص شب برات میں سو رکعت نماز پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف سو فرشتہ بھیجتا ہے۔ تیس فرشتے اس کو جنت کی خوشخبری دیتے ہیں اور تیس فرشتے دوزخ کے عذاب سے اس کی حفاظت کرتے ہیں اور تیس فرشتے دنیا کی آفتوں کو اس سے دور کرتے ہیں اور دس فرشتے اس سے شیطان کے مکروں کو ہٹاتے ہیں اور شب برات میں رحمت کا نزول ہوتا ہے اس لئے کہ حدیث میں ہے کہ بیشک اللہ تعالیٰ اس رات قبیلہ بنوکلب کی بکریوں کے بال کی گنتی کے مطابق میری اُمت پر رحم فرماتا ہے اور شب برات میں مغفرت ہوتی ہے حدیث میں ہے بے شک اللہ تعالیٰ اس رات میں تمام مسلمانوں کی مغفرت فرماتا ہے سوائے کاہن اور جادوگر اور ہمیشہ شراب پینے والے اور ماں باپ کے نافرمان اور زنا پر اصرار کرنے والے کے اور اس رات میں اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اُمت کے حق میں پوری شفاعت عطا فرمائی اور یہ اس لیے کہ

(باقی صفحہ ۲۲ پر)

شب برات کا حلوا

قسط نمبر 3

تحریر: سیدنا محدث اعظم پاکستان قدس سرہ العزیز

سبحان! کیسی پیاری برکتوں رحمتوں والی رات ہے اُمت کے لئے برأت یعنی اللہ عزوجل کے دردناک عذاب سے رہائی کی رات ہے اسی لئے اس کو شب برأت کہتے ہیں۔ یہ مبارک رات ہمارے پیارے سرور عالم نور مجسم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دولہا بنے، شفاعت کا مکمل سہرا باندھنے کی پیاری رات ہے۔ ہزاروں شادیاں خوشیاں اس پیاری رات کی رحمتوں برکتوں پر قربان وفثار ہیں، دنیا کا قاعدہ ہے کہ جب کسی کی دنیا میں شادی ہوتی ہے تو شادی کے روز وہ کھانا تیار کیا جاتا ہے اور برات کو کھلایا جاتا ہے جو دولہا کو محبوب ومرغوب ہو جسے دولہا پسند کرتا ہو۔ شب برأت جب آتی ہے تو یہ یادگار اپنے ساتھ لاتی ہے کہ یہ رات مدنی تاجدار احمد مختار علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جنتی دولہا محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے براتی اس مبارک رات میں وہ کھانا تیار کرتے ہیں جو اس پیارے دولہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو محبوب ہو۔ بخاری شریف کی حدیث نے بتایا کہ جنت کے دولہا مدنی تاجدار علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حلوا مرغوب ومحبوب تھا۔ اس لئے مسلمان اگرچہ شب برأت کو اور بھی کھانے تیار کرتے ہیں مگر اس دولہا مدنی تاجدار احمد مختار علیہ الصلوٰۃ والسلام کے محبوب ومرغوب کھانے یعنی حلوا کو اہتمام کے ساتھ تیار کرتے ہیں اور وہابی چونکہ شانِ رسالت میں نہایت بے ادب گستاخ ہیں اور اس دولہا کے براتی نہیں ہیں لہٰذا ہمارے پیارے جنتی دولہا مدنی تاجدار علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مرغوب اور پسندیدہ کھانے کو حرام کہتے ہیں اور حلال، پاکیزہ کھانے کو بدعت ضلالہ وشرک بتا کر شیطان اور زمانہ جاہلیت کے مشرکوں کی تقلید کرتے ہیں۔ سچ ہے جس کو جنتی دولہا سے بغض وعداوت ہوگی اور جنت کے دشمن شیطان سے محبت ورفاقت ہوگی وہی جنتی دولہا کے محبوب کھانے سے چڑے گا، حرام ناجائز شرک بتائے گا۔

شب برأت برکت والی رات ہے اور برکت والی رات میں برکت والا کھانا زیادہ مناسب ہے اور مسلمانوں کے نزدیک سب سے زیادہ برکت والا کھانا وہ ہے جو محبوب اعظم رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پسند ہو اور وہ پسندیدہ کھانا حلوا ہے لہٰذا مسلمان اس برکت والی شب میں برکتوں کے مالک حقیقی، برکت والے اللہ تعالیٰ کے برکت والے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے برکت والے پسندیدہ کھانے کو تیار کرتے ہیں۔ وہابیوں کو چونکہ برکت سے عداوت ہے نعمت سے چڑ ہے، رحمت سے دشمنی ہے، اس لئے وہابی اس کو منع و حرام کہتے ہیں۔ اور اگر آپ خوب غور کریں تو آپ اس نتیجہ پر ضرور پہنچیں گے کہ وہابی کو دراصل حلوے سے کوئی دشمنی نہیں ہے اگر وہابی حلوے کا دشمن ہوتا تو اپنے گھر میں شادی کے وقت اپنے جلسہ کے وقت وہابی ملّوں کو کھلانے کے لئے کبھی حلوا تیار نہ کرتا بلکہ وہابی کو دراصل عداوت حلوے کے پسند فرمانے والے مدنی تاجدار احمد مختار علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہے۔ اس لئے وہابی اپنی خوشی کے موقع پر حلوا پکاتا ہے وہابی کو اس وقت بدعت وحرام سب بھول جاتا ہے اور

شب برأت جو ہمارے پیارے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خوشی کا موقع ہے اور مسلمانوں کے لئے نہایت خوشی اور رحمت کا وقت ہے اس وقت وہابی فوراً حلوا پر حرام وشرک کا فتویٰ لگا دیتا ہے اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ وہابی اپنے نفس کا بندہ ہے اور وہابی کو ہمارے پیارے رحمت عالم نور مجسم مدنی تاجدار علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بغض وعداوت ہے اور مسلمانوں کے ساتھ دشمنی ہے یہ اصل راز ہے جس کی وجہ سے وہابی شب برأت کو حلوا پکانا شیطان کی تقلید کر کے حرام کہتا ہے۔ ولا حول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

سیدنا اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ نے کیا ہی اچھا فرمایا ہے۔

وہابی گرچہ اخفا میکند بغض نبی لیکن
نہاں کے ماند آں رازے کزو سازند محفلہا

مسلمانو! انصاف سے دیکھو۔ طبرانی شریف میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک حدیث مروی ہے کہ نبی کریم رؤف ورحیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

من لقم اخاہ لقمۃ حلوۃ صرف اللہ عنہ
مرارۃ الموقف یوم القیمۃ۔

(کما نقلہ الصاوی الشریف ج ۴ ص ۲۳۲ سورۃ الانسان وسورۃ الدھر ۱۲ منہ۔ جس طرح صاوی شریف ج ۴ ص ۲۳۲ سورہ انسان اور سورہ دھر کے تحت یہ منقول ہے۔ ترجمہ از رضوی غفرلہ)

یعنی جو شخص اپنے بھائی کو ایک لقمہ میٹھے کا کھلا دے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس سے موقف کی تختی کو دور فرمائے گا۔

اس حدیث شریف میں کیونکہ کسی خاص زمانے کا نام نہیں لیا اس لئے یہ حکم عام رہے گا۔ خواہ شب برأت کو میٹھا لقمہ کھلانے یا دوسرے وقت میں کھلانیوالا مسلمان اجر عظیم کا مستحق ہے اس حدیث شریف میں طبیب روحانی وجسمانی حضور پُر نور دافع البلاء والشرور نے اپنی اُمت کو قیامت کے دن تختی دور کرانے کا کیسا اچھا نسخہ تعلیم فرمایا سبحان اللہ! مدنی تاجدار احمد مختار علیہ الصلوٰۃ والسلام کو شہد محبوب ہے قرآن پاک میں شہد کے متعلق فرمایا:

فِیْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ۔ (النحل، آیت: ۶۹)

محبوب خدا احمد مجتبےٰ ﷺ کو حلوا محبوب ہے اس کا ایک لقمہ کھلانا قیامت کی خاص تختی سے شفا ہے نہایت آسان، پاکیزہ، مفید، روح افروز، وہابی سوز نسخہ ہے مسلمان اپنے پیارے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس پیارے نسخہ کو وقتاً فوقتاً استعمال کرتے رہتے ہیں کبھی عید کو میٹھی سویاں پکا کر تقسیم کرتے ہیں کبھی محفل میلاد شریف میں شیرینی تقسیم کرتے ہیں، کبھی گیارہویں شریف کی مٹھائی خیرات کرتے ہیں، کبھی شب معراج و رجبی کی میٹھی چیزیں مسلمانوں کو کھلاتے ہیں۔ فاتحہ عرس بزرگان وختم خواجگان کی مٹھائیاں مسلمانوں کو دیتے ہیں۔ محرم وشب قدر میں میٹھے چاول وغیرہ تصدق کرتے ہیں۔ شب برأت میں دوست واحباب اور مسکینوں محتاجوں کو حلوا کھلاتے ہیں۔ تیجہ، دسواں، چالیسواں کرتے ہیں اور میٹھی چیزوں کو صدقہ خیرات کرتے ہیں۔ قیامت کے دن تختی سے شفا پانے کی شرعی تدبیریں کرتے ہیں۔ شب برأت کو ہر سنی غریب وامیر عموماً حلوا کو اہتمام سے تیار کرتا ہے اس لئے کہ اس مبارک رات میں آسمان سے مسلمانوں کیلئے بے شمار رحمتیں، برکتیں نازل ہوتی ہیں لہٰذا ایسے مبارک وقت میں اس نسخہ آسمانی کا استعمال نہایت مناسب، مفید اور زیادہ کارآمد ہے۔ اہلسنت وجماعت کو چونکہ قیامت کی تختی سے رہائی منظور ہے اس لئے وہ اس کو جائز سمجھتے ہیں حلوا پکاتے ہیں، کھاتے ہیں اور اپنے بھائیوں کو کھلاتے ہیں اور وہابی کو چونکہ قیامت کے دن عذاب میں مبتلا ہونا ہے اور قیامت کی تختی میں ہمیشہ بیقرار اور پریشان رہنا ہے اس لئے وہابی کو اس کی توفیق ہی نہیں ہوتی کہ مبارک اوقات میں اس نسخہ پر عمل کرے بلکہ وہابی اس نسخۂ آسمانی رحمانی کو حرام شرک

کہہ کر شیطان کی پیروی کرتا ہے۔ اور حلال پاکیزہ چیزوں کو حرام بتانا شیطان کا پرانا تجویز کیا ہوا نسخہ ہے۔ وہابی شیطان کے اس نسخہ پر دل وجان سے عمل کرتا ہے اور مسلمان، جب مدنی تاجدار احمد مختار علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تجویز فرمائے ہوئے نسخہ رحمانی پر عمل کرتے ہیں تو وہابیوں کو نہایت ناگوار معلوم ہوتا ہے۔ بدعت وحرام وشرک کے فتوے پکا کر تقسیم کرتے ہیں اور نسخہ مفیدہ پر عمل کرنے سے روکنے کیلئے مسلمانوں کے مقابلہ میں وہابی ان تھک کوشش کرتے ہیں۔ کبھی اشتہار دیکر کاغذی گھوڑے دوڑاتے ہیں، کبھی جلسے کرتے ہیں اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ وہابی لوگ ہمارے پیارے طبیب روحانی و جسمانی مدنی تاجدار علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عداوت رکھتے ہیں اور مسلمانوں سے دشمنی رکھتے ہیں جبھی تو حدیث شریف کے فرمودہ رحمانی نسخہ پر عمل کرنے سے مسلمانوں کو روکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان وہابیوں، شیطان کے چیلوں کو ہدایت فرمائے آمین یا مجیب السائلین۔

قرآن پاک کی آیات کریمہ اور احادیث شریفہ سے یہ واضح ہوگیا کہ شب برأت کے موقع پر نیز دوسرے اوقات میں حلوا پکانا بلاشبہ جائز و روا ہے۔ لہٰذا جو شخص اس کو حرام وناجائز بتاتا ہے وہ سراسر غلط کہتا ہے اور قرآن پاک اور حدیث شریف کی مخالفت کرتا ہے۔

وہابی کا سوال: نبی کریم وصحابہ کرام کے زمانہ میں سالانہ شب برأت آتی تھی جس طرح آج کل شب برأت کو سنی حلوا پکاتے ہیں کیا اس طریقہ پر اُس زمانہ میں بھی ہوا کرتا تھا؟ جس حدیث کا یہ ترجمہ ہو کہ حضور اور صحابہ حلوا کیا کرتے تھے اس حدیث کا حوالہ نام کتاب مع مطبع بیان کیجئے۔

سنی کا جواب نمبر 1: نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم وصحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانہ مبارک میں سالانہ شب برأت آتی تھی جس طرح آجکل شب برأت کو وہابی حلوا کے حرام وناجائز ہونے کا فتویٰ دیتے ہیں کیا اس طریقہ پر اس زمانہ میں بھی ہوا کرتا تھا؟ جس حدیث کا یہ ترجمہ ہو کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام ایسا کیا کرتے تھے اس حدیث کا حوالہ نام کتاب مع مطبع بیان کیجیے۔ اگر وہابی یہ کہے کہ کسی حدیث میں شب برأت کو حلوا حرام نہیں کیا اور بے شک کسی آیت یا کسی حدیث میں حرام نہیں فرمایا تو وہابی کو کہہ دو کہ او بددین! جس چیز کو اللہ اور رسول نے حرام نہیں فرمایا تو کون ہوتا ہے اپنی طرف سے حرام کہنے والا۔ پاکیزہ چیز کو حرام کہنا شیطان کا کام ہے لہٰذا او وہابی شیطان کی پیروی سے توبہ کر۔

جواب نمبر 2: قصبہ رچھا ضلع بریلی کے وہابی شب برأت کو تو حلوا پکانا بدعت وشرک کہتے ہیں اور شب برأت کے بعد کی رات یعنی شعبان کی سولہویں رات کو ہمیشہ حلوا پکاتے ہیں تو ان وہابیوں سے پوچھیے کہ حضور نبی کریم وصحابہ کرام کے زمانہ میں شعبان کی سولہویں رات آتی تھی جس طرح اس رات کو آجکل تم حلوا پکاتے ہو، کیا اُس زمانہ میں اس طرح ہوا کرتا تھا؟ جس حدیث کا یہ ترجمہ ہو اُس کا حوالہ مع نام کتاب مطبع بیان کیجیے۔

جواب نمبر 3: وہابیوں کے یہاں شادی کے موقع پر لذیذ کھانے پلاؤ زردہ کبھی حلوا، مرغن مال ضرور تیار ہوتے ہیں اور فرش وغیرہ کا پر تکلف اہتمام انتظام کیا جاتا ہے۔ حضور نبی کریم وصحابہ کرام کے زمانہ [illegible] شادیاں ہوتی تھیں، کیا اس زمانہ میں ایسے قسم قسم کے [illegible] مرغن مال تیار ہوتے تھے؟ اس طرح کا پر تکلف انتظام ہوتا تھا؟ جس حدیث کا یہ ترجمہ ہو اُس کا حوالہ نام کتاب مع مطبع بیان کیجیے۔

جواب نمبر 4: وہابی اپنے جلسوں میں وہابی ملّوں کے لئے قسم قسم کے قیمتی کھانے، میٹھے، نمکین تیار کرتے ہیں اگر معمولی کھانے کھائیں تو وہابی ملاں ناراض ہوکر چلے جاتے ہیں اور پھر جلسہ میں آنا پسند نہیں کرتے۔

حضور نبی کریم ﷺ وصحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانہ میں بھی تبلیغ دین کے جلسے ہوتے تھے کیا اُس زمانہ میں بھی اس طرح ہوا کرتا تھا؟ جس حدیث کا یہ ترجمہ ہو اُس کا حوالہ نام کتاب مع مطبع بیان کیجئے۔

جواب نمبر5: وہابی کا سوال ہی غلط ہے نہ کرنے سے چیز منع نہیں ہوتی بلکہ منع کرنے سے منع ہوتی ہے۔ جس بات کو قرآن وحدیث میں صراحۃً یا اشارۃً منع نہیں فرمایا وہ جائز ہے اور حلوا کو محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پسند فرمایا جیسا کہ بخاری شریف کی حدیث صحیح سے فقیر نے پہلے ثابت کیا اور محبوب خدا کی مرغوب اور پسندیدہ چیز صحابہ کرام سے لیکر قیامت تک کے سب مسلمانوں کو ہمیشہ محبوب ہے لہٰذا شب برأت اور دیگر اوقات میں بلاشبہ حلوا پکانا بالکل جائز ہے۔ یہ جواب تحقیق ہے اس کی تفصیل وتوضیح کے لئے شروع سے لیکر آخر تک پورا جواب ملاحظہ کرلو۔ جس دن وہابی ہمارے ان مختصر پانچ جوابات میں غور کرے گا اور ہمارے مطالبات کا جواب دے گا اُس دن شب برأت کے حلوا کو وہابی حرام کہنا چھوڑ دے گا اگر انصاف کرے گا اور حیا وغیرت کو کام میں لائے گا اور اگر وہابی نے بے حیائی بے غیرتی کے لئے کمر باندھ لی ہے تو اس کا کوئی علاج نہیں۔

اِذَا لَمْ تَسْتَحْیِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ۔

بے حیاباش وہر چہ خواہی کن

وہابی کا سوال: شب برأت کو حلوا سُنی ضروری کیوں کرتے ہیں؟

سنی کا جواب نمبر1: وہابیوں کا یہ سنیوں پر نرا افترا ہے۔ سنی اس کو مباح، نیتِ حسن سے فی نفسہٖ مندوب ومحبوب جانتے ہیں کوئی سنی اس کو شرعاً فی نفسہٖ واجب نہیں جانتا۔

جواب نمبر2: اگر وہابی یہاں ضروری کے معنیٰ یہ لیتا ہے کہ سنی ہمیشہ شب برأت کو حلوا پکاتے ہیں تو وہابی کو کہہ دو کہ تم ہمیشہ اپنے ہاں بیاہ، شادیوں میں اور اپنے جلسوں میں وہابی ملّوں کے لئے لذیذ کھانے پکاتے ہو تم ضروری کیوں کرتے ہو جو تم جواب دو ویسا جواب ہماری طرف سے سمجھ لو۔

جواب نمبر3: سنی اگرچہ شب برأت کو حلوا پکانا فی نفسہٖ مباح ومندوب جانتے ہیں مگر جب سے وہابیوں نے ہندوستان میں اس پاکیزہ و حلال چیز کو حرام قرار دیا ہے اس وقت سے مسلمان امیر وغریب سب کثرت سے پکاتے ہیں اس میں مسئلہ دینی کی اشاعت بھی ہے جب عقل کے دشمن کسی مباح ومستحب چیز کو حرام وشرک قرار دیں تو مسلمانوں پر اُس مباح ومستحب کا کرنا ایک معنیٰ کے لحاظ سے لازم ہو جاتا ہے اس میں حکم شرعی کی اشاعت اور حکم حرام وشرک کا ابطال ہے وہابیان زمانہ بھی اس مسلک کا انکار نہیں کر سکتے اس لئے کہ لکھنؤ میں روافض وشیعہ نے مدح صحابہ کرام کو جب روکا تو وہابی مولوی وغیرہ پہلے چپ رہے پھر جب کانگرس کا دورہ وہابیوں کو پڑا تو گاندھی اور ہندوؤں کو عروج دینے کی خاطر وہابی مولویوں نے بیانات کئے کہ مدح صحابہ اگرچہ مستحب ہے مگر جبکہ رافضی منع کرتے ہیں ناجائز و حرام کہتے ہیں تو یہ مستحب شرعاً ضروری ہوگیا۔ اور وہابیوں کو بدعت و شرک کا ہمیشہ دورہ پڑا رہتا ہے اور شب برأت میں تو خصوصاً وہابیوں پر بدعت کا جنون سوار ہوتا ہے۔ محبوب خدا کے محبوب مباح پاکیزہ حلال کھانے کو حرام کہتے ہیں تو اور رافضیوں کی طرح وہابی بھی جائز بلکہ مستحب سے روکنے میں ایڑی سے چوٹی تک کا زور لگاتے ہیں تو اس لحاظ سے اسے لازم کہا جائے تو وہابی کا اس پر کیا اعتراض ہے؟ وہابی جس بات کا خود قائل ہے دوسرا اُس بات کو کرے تو وہابی کیوں اعتراض کرتا ہے؟ وہابی کو اتنی بھی عقل نہیں ہے۔ سچ جانو، وہابی عقل کا دشمن ہے۔

(جاری ہے)

شب برات کا حلوا

آخری قسط

تحریر: سیدنا محدث اعظم پاکستان قدس سرہ العزیز

وہابی کا سوال:

حلوا پکانے کی تاریخ اور وقت معین کیوں کرتے ہو؟

سنی کا جواب نمبر1:

اے وہابیو! تاریخ تو تم بھی معین کرتے ہو۔ سنی اگرچہ اور دنوں میں حلوانہ پکائیں شب برأت کو پکاتے ہیں اور وہابی اگرچہ اور دنوں میں حلوا اکثر پکاتے رہیں مگر شب برأت کو ہرگز نہیں پکاتے تو شب برأت کو چھوڑ کر باقی وقت کو وہابیوں نے حلوا پکانے کے لئے معین کرلیا ہے۔

جواب نمبر2:

وہابیوں کا تاریخ معین کرنے پر اعتراض ہی غلط ہے اس لئے کہ تاریخ معین کرنے میں سب وہابی بلاشبہ سنیوں کے ساتھ شریک ہیں ہاں فرق اتنا ہے کہ شب برأت کو سنی حلوا پکانے کے لئے تاریخ معین کرتے ہیں اور وہابی حلوانہ پکانے کی تاریخ معین کرتے ہیں۔ تو تاریخ معین کرنے میں سنی اور وہابی برابر ہیں۔ تو وہابیو! بتاؤ تم شب برأت کو حلوانہ پکانے کی تاریخ کیوں معین کرتے ہو؟ کس آیت پاک یا کس حدیث شریف میں شب برأت کو حلوانہ پکانے کی تاریخ معین کرنے کا ذکر آیا ہے۔ وہابی اپنے مکروفریب کا جال سنیوں کے لئے پھیلاتا ہے مگر وہابی خود اپنے اعتراض کے جال میں ایسا پھنستا ہے کہ وہابی کو اُس سے نکلنا دشوار ہو جاتا ہے۔

جواب نمبر3: وہابیو! تم اپنے مدرسہ کے جلسۂ دستار بندی کی تاریخیں کیوں معین کرتے ہو۔ اور ایک جلسہ میں تاریخ معین، وقت معین کی کئی بدعتیں کرتے ہو۔ تین دن کا نام لکھ کر وقت معین کرتے ہو پھر انگریزی تاریخیں لکھ کر وقت معین کرتے ہو پھر چاند کے حساب سے تاریخیں لکھ کر معین کرتے ہو تو تین کو تین سے ضرب دیجیے۔ ۳x۳=۹

۹ بدعتیں ہوئیں اور پھر صبح وشام لکھ کر ۹x۲=۱۸، اٹھارہ بدعتیں۔

اے وہابیو! تم نے صرف تاریخ ووقت معین کرنے میں ایک جلسہ میں کیں یہ کس آیت یا حدیث سے ثابت ہے۔ وہابیو! اتنی بدعتیں خود کرو اور پھر تاریخ معین کرنے کے متعلق سنی پر اعتراض کرتے ہو تمہیں شرم نہیں آتی۔

جواب نمبر4:

جن دنوں میں وہابیو! تمہارا جلسہ ہوتا ہے یا شادی ہوتی ہے خاص اُن دنوں میں لذیذ پرتکلف کھانے پکانے کی تاریخیں معین کیوں کرتے ہو؟ جواب دو۔

جواب نمبر5:

وہابیو! تم اپنے ہاں بیاہ شادی کی تاریخ معین کیوں کرتے ہو؟

جواب نمبر6:

وہابیو! ہندوؤں کے استقبال اور کانگرس کے جلسہ جلوس

کی تاریخ کیوں معین کرتے ہو؟

جواب نمبر 7:

اگر وہابی کچھ چون وچرا کرے تو اس کی چون وچرا بند کرنے کے لئے دوسرا نہایت بہتر طریقہ اختیار کیا جائے وہ یوں کہ وہابیوں سے دریافت کیا جائے کہ اے وہابیو! تمہارے مدرسہ دیو بند کے کھلنے کا وقت معین، بند ہونے کا وقت معین، صبح کا وقت معین، شام کا وقت معین، اسباق کا وقت معین، طلبہ کے کھانے کا وقت معین، طلبہ کو کپڑے تقسیم کرنے کا وقت معین، وہابی مولویوں کی تنخواہ کے تقسیم ہونے کا وقت معین، مدرسہ دیو بند میں وہابی مولویوں کے داخل ہونے کا وقت، نکلنے کا وقت معین طلبہ کے امتحان کا وقت معین، نتیجہ امتحان سننے سنانے کا وقت معین، طلبہ کی دستار بندی کا وقت معین، گاندھی کے جلسوں وجلوسوں میں صدر دیو بند وغیرہ کی شرکت کا وقت معین اور اس طرح بیسیوں قسم قسم کے تعینات ہیں۔

مدرسہ کیا ہوا وہابی مذہب میں بدعتوں اور شرکوں کا خزانہ ہوا۔ صبح وشام روزانہ دیو بند میں وہابیوں کی بدعتیں اور شرک جمع ہوتے رہتے ہیں۔ دیو بند کو کبھی تاریخ ووقت معین کرنے کی بدعت وشرکت سے چھٹی نہیں ملتی وہابیو! کیا تم کو اسی مدرسہ دیو بند پر جو بدعتوں کا خزانہ ہے، ناز ہے تم جو یہ تعینات ضروری طور پر کرتے ہو اس کا کیا ثبوت تمہارے پاس ہے اب ذرا وہابی صاحب بتائیں کہ دینی تعلیم کا سلسلہ کچھ آج سے جاری نہیں بلکہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام وصحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانہ اقدس سے جاری ہے جیسے آپ لوگوں نے دیو بند کا مدرسہ تعلیم کے لئے قائم کیا ہے اور دہلی میں غیر مقلدوں نے غیر مقلدیت کی اشاعت کے لئے مدرسے بنائے ہیں اور ان میں لازمی طور سے مذکورہ بالا امور کے واسطے تاریخیں اور اوقات معین کئے ہیں کیا حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم وصحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے بھی ایسے مدرسے قائم فرمائے تھے اور آپ لوگوں کی طرح امور مذکورہ کے لئے تاریخیں اوقات معین کئے تھے جس حدیث شریف سے یہ ثابت ہو اور جس حدیث کا یہ ترجمہ ہو اس کا حوالہ نام کتاب مع مطبع بیان کیجئے۔ فقیر کا دعویٰ ہے کہ دیو بند سے لے کر نجد تک کے وہابی، دیو بندی، غیر مقلد، چھوٹے بڑے، نئے پرانے، گزرے ہوئے، مر کر مٹی میں ملنے والے، آنے والے قیامت تک کے سب جمع ہو جائیں ایک میدان میں آجائیں، ایک آیت پاک یا ایک حدیث شریف اپنے دعویٰ کے ثبوت میں پیش نہیں کر سکتے۔ کیا ہے کسی وہابی میں دم، ہے کسی وہابی میں جرأت جو ثبوت دے سکے۔ وہابی نے جس وجہ سے شب برأت کے حلوا پر اعتراض کیا، تاریخ معین کرنے کو ناجائز کہا اسی وجہ سے وہابی ایسا پھنسا اور گرفتار ہوا کہ وہابی پر متعدد اعتراضات سوار حتیٰ کہ وہابیوں کے مدرسوں پر بہت سوالات کی بوچھار بغیر انکار وہابیوں کو اگر تاریخ ووقت معین کرنے کی بدعت سے نفرت ہے تو دیکھیں اب وہابی اپنے مدرسوں، بدعت خانوں، شرک کے خزانوں سے بھاگ کر کس کی پناہ لیتے ہیں۔ وہابیو! اپنے مدرسوں کو ان بدعتوں سے پاک کرو نہیں تو اپنے مدرسوں کو چھوڑ کر بھاگ جاؤ۔ سنیوں کے اعتراضات وہابیوں کے لئے سانپ کے منہ کی چھچھوندر ہو کر رہ گئے، نہ وہابی کو نہ نگلے چین نہ اگلے چین۔

وہابیو! تم آئے دن گیارہویں شریف، محفل میلاد شریف، جلسہ رجبی شریف، شب برأت کے حلوا کے متعلق تاریخ معین کرنے کی بدعت کا اعتراض کیا کرتے ہو۔ اور خود اپنے مدرسوں میں جلسوں میں امور مذکورہ بالا کے لئے ضروری تاریخیں معین کرتے ہو

اگر تم میں انصاف ہے تو بہادر بنو اور دیو بند و سہانپور۔ مراد آباد، دہلی، پنجاب، بنگال، ڈھابیل کے وہابیوں کے مدرسوں پر اور ان کے جلسوں جلوسوں پر بدعت و حرام کا فتویٰ دو، کیوں نہیں دیتے ہو؟ ڈرتے کس بات سے ہو؟ کیا تمہارا فتویٰ اوروں کے لئے ہے، اپنے لئے نہیں؟ وہابیو! تم کو کیا شریعت سے آزادی ہے؟ سنیوں کا میٹھا روا بھی تمہارے نزدیک ناروا ہے اور تمہارا ناروا بھی تمہارے نزدیک روا ہے توبہ کرو ایسی بے انصافی سے۔ سنیو! غور سے سنو! وہابی اپنے مذہب سے بے انصافی کرنے پر مجبور ہے، وہابی کے نئے مذہب باطل مشرب کا ایک قاعدہ یہ ہے:

مَا یَجُوْزُ لَنَا لَا یَجُوْزُ لِغَیْرِنَا۔

جو چیز ہمارے لئے جائز ہے، دوسروں کے لئے جائز نہیں۔

یہی وجہ ہے کہ وہابی بہت کام اپنے لئے جائز رکھتا ہے اور اگر سنی وہی کام کریں تو وہابی جھٹ بدعت، حرام، شرک کا فتویٰ دے دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو ان بے دینوں، گمراہوں بلکہ سب بددینوں کی گمراہی اور بددینی سے محفوظ رکھے۔

وَاللّٰهُ تَعَالٰی خَیْرٌ حِفْظًا وَهُوَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ وَهُوَ تَعَالٰی وَرَسُوْلُهُ الْاَعْلٰی اَعْلَمُ جَلَّ جَلَالُهٗ وَصَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِیْنَ۔